سوال نمبر ۱: توحید کی تعریف کیجئے۔ اس کے معاشرہ اور انفرادی زندگی پر کیا اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ وضاحت کیجئے۔

اسلام میں تصور توحید :-

تعارف :-

اسلام میں عقائد میں سب سے پہلا عقیدہ "توحید" ہے۔ جس سے مراد یہ ہے کہ سب سے برتر و اعلیٰ اور ساری کائنات کا خالق و مالک صرف خدا ہی واحد یکتا ہے۔ اس پر ایمان لانا اور صرف اسی کی عبادت کے لائق سمجھنا توحید ہے۔ اللہ کی ان تمام اعلیٰ صفات پر یقین رکھنا جن کا قرآن حکیم میں ذکر آیا ہے۔ اور یہ یقین رکھنا کہ جیسے وہ اپنی ذات میں یکتا ہے ویسے ہی وہ اپنی صفات میں بھی یکتا ہے۔

لغوی معنی :-

توحید کا مادہ "و-ح-د" اسکے معنی ہیں۔ ایک ماننا ، یکتا جاننا۔

اصطلاحی معنی :-

دین کی اصطلاح میں توحید سے مراد اللہ تعالیٰ کو اس کی ذات ، صفات اور صفات کے تقاضوں میں ایک ماننا توحید کہلاتا ہے۔

توحید کے معنی الٰہ اور لا الٰہ الا اللہ :-

اسلامی عقیدہ میں "الٰہ" سے مراد اللہ ہے۔ اور "لا الٰہ الا اللہ" یہ اعلان ہے۔ کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔

جیساکہ ابن القیم کے مطابق

الٰہ سے مراد "مکمل اطاعت کے ساتھ اللہ سے محبت کرنا" ہے۔

انبیاءؑ کرام کی دعوت کا مشترک نکتہ:-

تمام انبیاء کرامؑ کی دعوت کا بنیادی نکتہ توحید تھا۔ انہوں نے انسانیت کو تبلیغ کی کہ کائنات کی تمام اشیاء اللہ تعالیٰ ہی مخلوق ہیں۔ اور ہم اس کے عاجز بندے ہیں۔ ہمیں صرف اُسی کی عبادت کرنی چاہیے۔ وہ ہر عیب سے پاک ہے۔ وہ رازق و مالک ہے۔ اور کائنات کی ہر شے اُس کے قبضہ قدرت میں ہے۔ اُس کی ذات اور تمام صفات لا محدود ہیں۔

توحید کی اقسام:-

توحید کی تین بنیادی اقسام ہیں۔ جن کی وضاحت درج ذیل ہے۔

۱۔ توحید فی الذات (ذات میں توحید):-

اللہ تعالیٰ کی ذات میں و حقیقت میں کوئی دوسرا فرد حصہ دار نہیں۔ لہذا نہ اُسکی کوئی برابری کر سکتا ہے۔ اور نہ اُسکا کوئی باپ یا اولاد ہے۔ کیونکہ باپ اور اولاد کی حقیقت ایک ہی ہوتی ہے۔ اور وہ ان چیزوں سے مبراء و پاک ہے۔

اُس کی ذات کے بارے میں قرآن حکیم میں ہے۔

قل ھو اللہ احد ① اللہ الصمد ② لم یلد ولم یولد ③ و لم یکن لہ کفوًا احد ④

(سورۃ الاخلاص : ۱-۴)

ترجمہ:- "آپ کہہ دیجئے کہ اللہ تعالیٰ ایک ہے ، اللہ بے نیاز ہے۔ نہ اُس کی کوئی اولاد ہے اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے۔ اور نہ کوئی اسکی برابری کرنے والا ہے۔"

توحید فی الصفات (صفات میں توحید):

اللہ تعالیٰ کی صفات میں اسے یکتا اور واحد جاننا توحید فی الصفات کہلاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسی صفات کا مالک ہے۔ جو کسی اور ذات میں موجود نہیں۔ پیدا کرنا مارنا، زندہ کرنا، رزق دینا اور حاجت روائی کرنا اسکی ایسی صفات ہیں۔ جو اسکی ذاتی ہیں کسی کی عطا کردہ نہیں۔ وہ اپنے علم، قدرت، ارادہ سمع و بصر میں لا محدود صفات کا حامل ہے۔ وہ قادر مطلق ہے۔ وہ ہمیشہ رہنے والا ہے۔ اور ان صفات میں اس کا کوئی شریک نہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

۱۔ ان اللہ علی کل شیء قدیر

ترجمہ: "بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔"

(البقرہ: ۱۵۹)

۲۔ اللہ لا الٰہ الا ھو الحی القیوم۔

ترجمہ: "اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ زندہ ہے۔ اور ہمیشہ قائم رکھنے والا ہے۔"

(آل عمران: 2)

۳۔ ان اللہ سمیع علیم

ترجمہ: "بے شک اللہ تعالیٰ سننے والا اور جاننے والا ہے۔"

(البقرہ: 181)

توحید فی العبادات والافعال :- (صفات کے تقاضوں میں توحید)

اللہ تعالیٰ ساری کائنات کو تخلیق کرنے والا ہے۔ سب کا مالک اور رب العالمین ہے۔ سب اسکے محتاج ہیں۔ وہ کسی کا محتاج نہیں۔ ساری مخلوق پر لازم ہے۔ کہ وہ اپنے خالق و پروردگار کی عبادت وبندگی کریں۔ اسکے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں۔
انسانیت کی تخلیق کا مقصد قرآن حکیم میں اس طرح بیان ہوا ہے۔

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ ﴿۵۶﴾

ترجمہ :- "اور ہم نے جنوں اور انسانوں کو صرف اپنی عبادت کیلئے پیدا کیا۔"

(الذٰریٰت : 56)

اللہ تعالیٰ افعال میں بھی یکتا ہے۔ یعنی جو کام وہ کر سکتا ہے۔ وہ کوئی اور نہیں کر سکتا۔ مثلاً موت دینا۔ زندگی دینا وغیرہ وغیرہ۔

جیسے **سورۃ یٰسین** میں فرماتے ہیں۔

ترجمہ: "کہ وہ جب بھی کسی کام کا ارادہ کرے تو اللہ تعالیٰ کہتا ہے۔ کُن اور وہ فیکون ہو جاتا ہے۔"

ایک اور جگہ ارشاد ہے۔

لہٗ ملک السماوات والارض یحیی ویمیت وھو علی کل شیء قدیر۔

ترجمہ: "آسمانوں اور زمین کی بادشاہت اسی کے لیے ہے۔ وہ زندہ کرتا ہے۔ اور مارتا ہے۔ اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔"

(الحدید : 2)

توحید کی اہمیت قرآن کی روشنی میں :-

۱- **ذاتِ واحد :-** اللہ تعالیٰ ہی ساری کائنات کا پیدا فرمانے اور نظام چلانے والا ہے۔ کائنات کا مربوط نظام اس بات کی گواہی ہے کہ اللہ تعالیٰ واحد و یکتا ہے۔ اگر کائنات میں اس کا کوئی ہمسر ہوتا تو کائنات کا نظام بگاڑ کا شکار ہو جاتا۔ کیونکہ اگر ایک خدا سے زیادہ خدا ہوتے تو ان کا باہمی تصادم ہونا لازمی تھا۔ لیکن یہ کائنات منظم شکل میں موجود ہے۔

ارشاد ہوتا ہے۔

لو کان فیھما الھۃ الا اللہ لفسدتا :

ترجمہ: "اگر ان دونوں (زمین و آسمان) میں علاوہ اللہ تعالیٰ کے کوئی معبود ہوتا تو ان دونوں میں فساد برپا ہو جاتا۔"

(الانبیاء : 22)

۲- **خلقِ کائنات :-** اللہ تعالیٰ نے کائنات اور ہر شے کو تخلیق کیا اس کے بارے میں کسی شک و شبہ کی گنجائش نہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

افی اللہ شک فاطر السموٰت والارض ط

ترجمہ: "کیا اللہ تعالیٰ کے بارے میں شک ہے۔ جو آسمانوں اور زمین کا خالق ہے؟" (ابراہیم: 10)

۳۔ بے مثال ذات: اللہ تعالیٰ کی مثال وہ واحد اور لاثانی ہستی ہے۔ جسکی مثال نہیں دی جاسکتی کیونکہ اس جیسا کوئی ہو ہی نہیں سکتا۔ ارشاد ہے۔

لیس کمثلہٖ شیءٌ۔

ترجمہ: "اس کی مثل کوئی شی نہیں"

(الشوریٰ : ١١)

۴: معبود واحد: بے شمار نعمتوں سے نوازنے والا رزق دینے والے اور ساری مخلوق کو پالنے والے کی ہی شان ہے کہ اس کی عبادت کی جائے۔

واعبدو اللہ ولا تشرکوا بہٖ شیئًا۔

ترجمہ: "اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اسکے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ۔"

(النساء : 36)

توحید، احادیث مبارکہ کی روشنی میں:

احادیث مبارکہ میں توحید کا ذکر بار بار آیا ہے۔ خاتم النبیین نبی ؐ نے توحید کو انسان زندگی کا بنیادی مقصد اور قبر و حشر میں ازل سے جاری جنگ کی فتح کا پہلا اور اہم ترین ذریعہ قرار دیا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی واحدانیت کی گواہی دینے کے بارے میں درج ذیل روایات بیان کی جا سکتی ہیں۔

1- حضرت عبادہ بن صامت رضؓ بیان کرتے ہیں کہ خاتم النبیین

آپ ؐ نے فرمایا۔ جو کوئی شہادت دے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور خاتم النبیین حضرت محمد رسول اللہ ؐ اس کے رسول ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس شخص پر دوزخ حرام کر دی۔

۲- حضرت معاذ بن جبل بیان کرتے ہیں۔ کہ خاتم النبیین

رسول اکرم ؐ نے فرمایا۔

"لا الہ الا اللہ کی شہادت دینا جنت کی کنجی ہے۔"

۳- خاتم النبیین رسول اکرم ؐ نے فرمایا۔

جہنم میں سے وہ لوگ سب نکال لیے جائیں گے جنہوں نے

لا الہ الا اللہ کہا اور ان کے دل میں رائی کے

کے برابر ایمان ہوگا پھر وہ لوگ بھی نکالے جائیں گے جنہوں نے لا الٰہ الا اللّٰہ کہا اور ان کے دل میں ذرا برابر بھلائی ہوگی۔"

(بخاری و مسلم)

۴: خاتم النبیین آنحضورؐ کا ارشاد گرامی ہے۔

"کہ سب سے افضل ذکر لا الٰہ الا اللّٰہ ہے۔"

انسانی زندگی پر عقیدہ توحید کے اثرات

عقیدہ توحید ایسا محرک ہے جو انسان کے عمل و کردار کے ساتھ ساتھ انسان کی انفرادی اور اجتماعی، معاشی اور معاشرتی زندگی پر جو اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ ان میں سے چند درج ذیل ہیں:

۱۔ توحید کے انفرادی زندگی پر اثرات:-

(۱) خودداری:- توحید پر ایمان رکھنے والا خودداری اور عزت نفس کا مالک ہوتا ہے۔ چونکہ وہ نفع و نقصان، عزت و دولت، زندگی اور موت، غرض ہر چیز کا مالک صرف اور صرف اللّٰہ تعالیٰ کو سمجھتا ہے۔ اس لیے وہ کسی کے سامنے سر نہیں جھکاتا اور نہ کسی کے سامنے ہاتھ پھیلاتا ہے۔ بزبان اقبالؒ

خودی ہو علم سے محکم تو غیرت جبرائیل ہو اگر عشق سے محکم تو صور اسرافیل

۔ خودی کو کر بلند اتنا کہ ہر تقدیر سے پہلے
خدا بندے سے خود پوچھے بتا تیری رضا کیا ہے۔

۲- عزتِ نفس :- اللہ پر ایمان لانے والے انسان کی ذات بلند مقام پر فائز ہو جاتی ہے۔ اسکا نفس صرف رب کی بارگاہ میں جھکتا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کو ہی طاقت کا سرچشمہ نفع و نقصان کا حقیقی مالک بلکہ قادر مطلق سمجھتا ہے۔ اور اسکی ذات کے سوا کسی اور کو سر نہیں جھکاتا۔

لَا تَسْجُدُوا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوا لِلّٰهِ

الَّذِي خَلَقَهُنَّ (حم السجدہ : 37)

ترجمہ:- سورج اور چاند کو سجدہ نہ کرو اور صرف اللہ تعالیٰ کو سجدہ کرو جس نے اُن کو پیدا کیا۔

۳- عجز و انکساری :- انسان جب اللہ تعالیٰ کی قدرت کا تصور کرتا ہے۔ تو اپنی بے بسی کا اعتراف کیے بغیر نہیں رہ سکتا۔ اسے پتہ چلتا ہے کہ وہ ہر بات میں اللہ تعالیٰ کا محتاج ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کے سامنے بے بس ہے۔ اس کے پاس جو کچھ ہے سب اللہ تعالیٰ کا دیا ہوا ہے۔ جو خدا تعالیٰ دینے پر قادر ہے۔ وہ چھین لینے پر بھی قادر ہے۔ لہذا بندے کیلئے تکبر و غرور کی کوئی گنجائش نہیں رہتی۔ اس میں تواضع و انکسار پیدا ہوتا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔
~~بزبان اقبال~~ بقول پیر نصیر الدین نصیر
۔ قدرت ہے اُسی کو اقتدار اُس کا ہے ابھرا ہوا فضا میں اعتبار اسکا ہے۔
تو کون ہے فیصلہ سنانے والا عزت، دولت پہ اختیار اسکا ہے۔

وعباد الرحمن الذین یمشون علی الارض

ھونا۔ (الفرقان : 63)

ترجمہ: "اور رحمن کے بندے وہ ہیں جو زمین پر عاجزی سے چلتے ہیں۔"

(iv) 4) وسعت نظر:۔ عقیدہ توحید کا قائل شخص تنگ نظر نہیں ہوتا ۔ اسکا یہ ایمان کہ اللہ تعالیٰ ساری کائنات کا خالق، مالک اور رازق ہے۔ اسکی نظر کو وسیع کر دیتا ہے۔ وہ رنگ ونسل، قوم وعلاقہ کی حدود سے نکل کر ساری انسانیت کی خدمت کو اپنی زندگی کا مقصد بنا لیتا ہے۔ یوں اس کی ہمدردی، محبت اور خدمت عالمگیر ہو جاتی ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

واحسن کما احسن اللہ الیک ولا تبغ الفساد فی الارض ط

ترجمہ:۔ اور لوگوں کے ساتھ بھلائی کر جس طرح اللہ نے تجھ پر احسان کیا ہے۔ اور زمین میں فساد کا خواہش مند نہ بن۔ (القصص : 77)

5:۔ استقامت وبہادری:۔ اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے سے استقامت اور بہادری پیدا ہوتی ہے۔ انسان اللہ کے سوا کسی اور سے نہیں ڈرتا۔ اور بڑے سے بڑے فرعون کا خوف اپنے دل میں

نہیں لاتا۔ خواہ "بدر" و "احد" کی لڑائی ہو یا حنین و خندق کی۔ وہ جانتا ہے کہ زندگی اور موت اور نفع نقصان سب اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ اس طرح وہ ہر چیز پر اور ہر جگہ کلمۂ حق بلند کرتا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

~~ان اللہ~~ ان الذین قالو ربنا اللہ ثم استقامو فلا

خوف علیھم ولا ھم یحزنون۔ (الاحقاف: 13)

ترجمہ:۔ بے شک جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا رب اللہ تعالیٰ ہے۔ پھر اس پر استقامت اختیار کر لی تو ان پر نہ کوئی خوف ہو گا نہ وہ غمزدہ ہوں گے۔

خاتم النبیین آپ ﷺ نے فرمایا:

من خاف اللہ خافہ کل شیء

"جو شخص اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے۔ دنیا کی ہر چیز اس سے ڈرتی ہے۔"

4: رجائیت اور اطمینان قلب: ہر زندگی میں بے شمار مشکلات درپیش ہونے کے باوجود اللہ تعالیٰ کو ماننے والے مایوس نہیں ہوتے۔ اللہ تعالیٰ کو ہر مشکل میں اپنے ساتھ مددگار پاتے ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

لا تقنطو من رحمۃ اللہ۔

"اللہ تعالیٰ کی رحمت سے کبھی مایوس نہ ہونا"

(الزمر: 53)

انسان جس قدر دل کو اللہ کی طرف متوجہ کرتا ہے۔ اس کے دل کو اتنا ہی اطمینان حاصل ہوتا ہے۔ دل کی راحت و سکون کیلئے اللہ تعالیٰ کی یاد بے حد ضروری ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

الا بذکر اللہِ تطمئن القلوب۔

ترجمہ: "جان لو کہ اللہ تعالیٰ کی یاد سے دلوں کو اطمینان حاصل ہوتا ہے۔" (الرعد : 28)

۷: تقویٰ و پرہیزگاری:۔

عقیدہ توحید سے انسان میں یہ جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ کہ وہ خلوت و جلوت میں گناہ نہ کرے نیک اعمال کرے۔ انسان کے دل میں پرہیزگاری پیدا ہوتی ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

اِنَّ اکرمکم عند اللہِ اَتقٰکُم ط

ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ عزت والا وہی ہے۔ جو تم میں سے زیادہ پرہیزگار ہے۔

(الحجرات : 13)

۸ - توحید اور احترام آدمیت :- اللہ تعالیٰ پر ایمان انسان کو اس کے اصل مقام و مرتبہ سے واقف کر دیتا ہے۔ کہ وہ اشرف المخلوقات ہے۔ ایسے اعمال سے بچتا ہے جو اسے مقام فضیلت سے مقام ذلت تک پہنچا دیں۔ اپنی عزت و شرف کی پاسداری کرتا ہے۔

حجۃ الوداع پر رسول رحمت ﷺ نے توحید کے اثرات کے باعث احترام آدمیت کا درس دیا۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

وھو فضلکم علی العلمین (الاعراف : ۱۹۵)

ترجمہ: اس نے تم کو تمام مخلوقات پر فضیلت دی ہے۔

دوسری جگہ فرمایا۔

ولقد کرمنا بنی آدم (بنی اسرائیل : 70)

ترجمہ:

اور ہم نے بنی آدم کو بزرگی سے نوازا۔

۹ : اعلیٰ نصب العین اور تصورات :-

توحید پر ایمان رکھنے والے کا نصب العین بہت اونچا ہوتا ہے۔ اس کے تصورات بہت اعلیٰ ہوتے ہیں۔ اسکا نصب العین دنیوی مال و متاع حاصل کر کے عیش و عشرت کی زندگی بسر کرنا نہیں ہوتا۔ بلکہ ایسے کام کرنے ہوتے ہیں جن سے اس کی آخرت سنور جائے اور اسکا خدا راضی ہو جائے

۱۰- امید کا باعث:- توحید پر ایمان رکھنے سے انسان کے دل میں امید پیدا ہو جاتی ہے۔ کہ سب کچھ اللہ دیتا ہے۔ تو وہ ظالم حکمرانوں کے باعث اُس کے دل میں زندگی سے دل برداشتگی ہوتی ہے۔ وہ امید میں بدل جاتی ہے۔

۱۱- صادق اور امین بن جاتا ہے:- انسان نیک اور صادق بن رہتا ہے۔ اسے پتا ہوتا ہے۔ کہ اگر وہ برائی کرے گا یا کسی کے حق تلفی کرے گا تو اللہ کے یہاں اس کو سزا مل گی۔ جیسے اللہ خود فرماتے ہیں

کہ میں تو اپنے حق معاف کر دیتا ہوں لیکن حقوق العباد معاف نہیں کروں گا۔

۱۲- تنگ نظری کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ انسان کی تنگ نظری ختم ہو کر وسعت نظر کو پروان چڑھتی ہے۔ کیونکہ انسان کو پتا ہوتا ہے۔ کہ اللہ ہی سب کچھ عطا کرنے والا اور وہی سب چیزوں پر قادر ہے۔ تو وہ اللہ کو خالق مان کر اس کی سوچ بھی وسیع ہو جاتی ہے۔

۱۳- آزادی اور حریت :- انسانی زندگی پر اسکا نمایاں اثر پڑتا ہے - کہ یہ عقیدہ انسان کو آزادی و حریت کا وہ بلند مقام بخشتا ہے - جسکا وہ اشرف المخلوقات ہونے کی حیثیت سے مستحق ہے - تمام کائنات انسان کیلئے پیدا ہوئی ہے - لیکن جب تک انسان توحید سے آشنا نہیں ہوتا اس وقت تک اسکی ذلت کا یہ حال ہوتا ہے - کہ وہ دنیا کی حقیر سے حقیر چیزوں سے ڈرتا اور کانپتا ہے - جو چیزیں اسکی تابع داری اور اطاعت کیلئے پیدا ہوئی ہیں - وہ خود ان کی تابع داری اور اطاعت کرتا ہے -

۱۴- محبت الہی :-

عقیدہ توحید کی وجہ سے جہاں انسان اللہ تعالیٰ کی مخلوق سے محبت کرتا ہے - وہاں وہ خود خالق ارض و سماں سے بھی بڑھ چڑھ کر محبت کرتا ہے -

خالق ارض و سما جل جلالہ نے ارشاد فرمایا :

رجال لا تلھیھم تجارۃ ولا بیع عن ذکر اللہ -

(النور : 37)

ترجمہ :

"وہ لوگ جن کو تجارت اور خرید و فروخت اللہ کی یاد سے غافل نہیں کرتی - "

ان بزرگان خدا کی محبت الہی کا درجہ دنیا کی ہر محبت پر غالب آگیا -

اس حوالے سے سورہ البقرۃ میں ارشاد باری تعالیٰ ہے :

والذین امنو اشد حبا للّٰہ : (البقرہ: 165)

ترجمہ: "ایمان والے سب سے زیادہ محبت اللہ سے کرتے ہیں۔"

علامہ اقبال بندے اور رب کے تعلق کو کچھ یوں بیان کرتے ہیں۔

ے: خودی کا سرِ نہاں لا الہ الا اللہ
خودی ہے تیغ فساں لا الہ الا اللہ
یہ دور اپنے ابراہیم کی تلاش میں ہے۔
صنم کدہ ہے جہاں، لا الہ الا اللہ

15- **غلط توقعات کا ابطال:** یہ حقیقت ہے کہ انسان کی فطرت میں عبادت کرنا شامل ہے۔ ایمان "باللہ" سے محروم شخص اگر اللہ رب العزت کی عبادت نہ کریں تو قدرتی طور پر اپنی ذات کی طرف متوجہ ہو کر اپنے نفس کی پوجا کرنے لگتا ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ پر ایمان کا فائدہ یہ ہے: کہ اس سے تمام جھوٹے خواہش بشمول نفس اور دیگر باطل بُت وسوں کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ 17

جیسے ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

أَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ إِلَٰهَهُ هَوَاهُ (الفرقان: 43)

ترجمہ: "کیا آپ نے اس شخص کو نہیں دیکھا جس نے اپنی خواہش کو معبود بنا لیا ہے۔"

16- صبر و توکل :- ایمان باللہ اور توحید خالص انسان میں صبر و توکل پیدا کرتی ہے۔ وہ دنیا کے مصائب و آلام کا ڈٹ کر مقابلہ کرنے کے ساتھ ساتھ عجب شان بے نیازی کا مالک بن جاتا ہے۔ کیونکہ وہ یہ شعور رکھتا ہے کہ

ان اللہ مع الصٰبرین۔
(البقرہ : 153)

ترجمہ: بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

اور توکل کے حوالے سے ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وعلی اللہ فلیتوکل المومنون۔
(آل عمران : 122)

ترجمہ: "اور مومنوں کو اللہ پر ہی توکل کرنا چاہیے۔"

منہ غیر سے موڑ کر تعلق دیکھو
ہر چیز سے توڑ کر تعلق دیکھو
اٹھ جائے گا دل سے ماسوی اللہ کا خوف
اللہ سے جوڑ کر تعلق دیکھو۔

(نصیر الدین نصیرؒ)

17) توہم پرستی کا خاتمہ:۔ جیسا کہ ایک خیال ہے کہ
اولاد مرد کے نصیب میں ہوتی ہے۔
اور مال و دولت عورت کے نصیب میں ہوتی ہے۔
ایک اور جگہ ہے۔ کہ یہودی حضرت عیسیٰ کو خدا کا
بیٹا سمجھتے تھے۔ تو اس پر ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَقَالَتِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَىٰ نَحْنُ أَبْنَاءُ ا
اللَّهِ وَأَحِبَّاؤُهُ۔
(المائدہ : 18)

ترجمہ:۔ "یہودیوں اور عیسائیوں نے کہا کہ ہم اللہ
کے بیٹے اور اس کے محبوب ہیں۔"

توحید خالص انسان کو اس طرح کی غلط توہمات سے
محفوظ رکھتی ہے۔

18- گناہوں کی بخشش کا ذریعہ:

توحید پر ایمان رکھنے
سے انسان کو یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ اللہ پر یقین رکھنے
کی وجہ سے ہی ہمیں بخشش ملے گی اور ہماری گناہیں
معاف ہو جائیں گی۔

جیسے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فاعلم انہ لا الہ الا اللہ واستغفر لذنبک
وللمومنین والمومنات۔

(محمد : 19)

ترجمہ: پس جان لو کہ سوائے اللہ کے کوئی معبود
نہیں اور اپنے مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں
کے گناہوں کی معافی مانگو۔

انسان کے اجتماعی زندگی پر توحید کے اثرات :-

توحید پر یقین رکھنے سے نہ صرف انفرادی زندگی بہتر ہو سکتی ہے، بلکہ اجتماعی زندگی پر بھی توحید کے اثرات نمایاں ہیں۔ جن میں چند درج ذیل ہیں۔

۱۔ وحدت انسانی :- عقیدہ توحید انسانوں میں اتحاد پیدا کرتا ہے۔ کیونکہ یہ تمام باہمی تفرقات اور تعصبات کا خاتمہ کرتا ہے۔

وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِیْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا

ترجمہ: اور سب مل کر اللہ کی رسی مضبوط پکڑ لو اور پھوٹ نہ ڈالو۔

(آل عمران : 103)

اخوت اور مساوات :- اخوت ابنائے آدم کو اخوت اور مساوات کا درس دیتی ہے۔ سب انسان آدم اور حوا ؑ کی اولاد ہیں۔ تو ظاہر ہے کہ سب رشتہ اخوت میں باہم منسلک ہیں۔ اور سب بحیثیت انسان مساوی ہیں۔ کسی بھی وجہ سے دوسرے انسانوں پر برتری حاصل نہیں رنگ، زبان، نسل، وطن کوئی بھی چیز برتری کی وجہ نہیں بن سکتی۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

انما المومنون اخوۃ فاصلحوا بین اخویکم واتقوا اللہ لعلکم ترحمون۔

ترجمہ: بے شک مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں سو اپنے بھائیوں میں صلح کرا دو، اور اللہ سے ڈرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

(الحجرات: ١٥)

عالمگیر معاشرہ: توحید سے ایک عالمگیر معاشرہ وجود میں آتا ہے۔ اگر دنیا بھر کے تمام انسان صرف ایک خدا پر ایمان لے آئے تو مختلف وجوہات کی بنا پر قائم ہونے والی موجودہ گروہ بندیاں ختم ہو جاتی ہیں۔ اور ایک عظیم معاشرہ وجود میں آتا ہے۔

عالمی امن: عالمی امن کی خواہش آج کے انسان کی شاید سب سے بڑی خواہش ہے۔ اگر دنیا بھر کے تمام انسان توحید پر ایمان لا کر اپنے وضع کردہ ان جھوٹے امتیازات کو ختم کر کے اخوت و مساوات کا ماحول قائم کریں تو عالمی امن کے قیام کی یہ خواہش پوری ہو سکتی ہے۔

OIC کا ایک مسلم ممالک کی تنظیم ہے۔ یہ ممالک آپس میں ایک ہی بنیاد کی عقیدہ یعنی عقیدہ توحید سے اکٹھے ہیں۔

بین المذاہب ہم آہنگی: عقیدہ توحید کی وجہ سے ہمیں غیر مسلم کے ساتھ رشتہ قائم رکھنا بڑھتا ہے۔ کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

"کہ تم ان کے جھوٹے خدا کے شان میں برا بھلا نہ کہو ایسا نہ ہو یہ تمھارے سچے خدا کی شان میں گستاخی کر دے۔"

سورۃ آل انعام

تو ہم عقیدہ توحید رکھتے ہوئے غیر مسلم ممالک اور غیر مسلموں سے ~~بھائی چارے کا رشتہ~~ وفاداری کا رشتہ قائم کر سکتے ہیں۔ اور ان کی مذاہب کی عزت بھی کرتے ہیں۔ جسکی وجہ سے ایک امن کی فضا قائم ہو سکتی ہے۔

فرائض و ذمہ داریاں: عقیدہ توحید کی وجہ سے ہمیں اپنے فرائض اور ذمہ داریوں کا بخوبی اندازہ ہو جاتا ہے۔ اور ہم اللہ کے حقوق کے ساتھ حقوق العباد کا بھی خیال رکھتے ہیں اور انہیں پورا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ کیونکہ ہمیں پتا ہے۔ کہ اللہ تو اپنا حق معاف کر دیتا ہے۔ لیکن اپنے بندے کا حق معاف نہیں کرتا جب تک کہ بندہ خود معاف نہ کر دے۔

دوہرا نظام احتساب: عقیدہ توحید کی وجہ سے ہمیں یہ پتا ہے۔ کہ ہم اس دنیا میں بھی جواب دہ ہیں۔ اور آخرت میں بھی۔ تو اس پر یقین رکھتے ہوئے ایک کتنے اچھے اخلاق اور عادات

اپنا چاہیے - تاکہ وہ اس دنیا میں بھی سرخرو ہو جائے اور اس فانی دنیا میں بھی کامیاب ہو جائے۔

تنقیدی جائزہ:

عقیدہ توحید ہر انسان کا بنیادی عقیدہ ہے - اس پر ایمان رکھنے سے وہ اللہ کو اپنا خالق، مالک مانتا ہے۔ اور وہ جانتا ہے۔ کہ صرف اللہ ہی ہے جو اس کا سچا رب ہے۔ اور وہی اس کے مشکل کشا ہے - اور وہی دینے اور عطا کرنے پر قادر ہے - تو انسان کی سوچ پھر کسی دوسرے طرف جاتی ہی نہیں کیونکہ اسے پتا ہوتا ہے کہ اللہ کے سامنے سارے انسان برابر ہیں - اور صرف تقویٰ کے علاوہ. تو پھر وہ ایک اچھا انسان بننے کی کوشش کرتا ہے تاکہ وہ اللہ کی قرب حاصل کریں اور وہ اس دنیا میں سرخرو ہو جائے اور اس دنیا میں بھی۔ عقیدہ توحید کی وجہ سے ایک انسان برے کاموں سے رکھ جاتا ہے کیونکہ اسے پتا ہوتا ہے - کہ اگر وہ برائی کریگا تو اللہ کے ہاں سزا پائے گا. اور اگر وہ نیکی کریگا تو اللہ اسے اپنے انعامات دے گے - اس طرح وہ ایک عظیم انسان بن جاتا ہے۔ خواہ وہ انفرادی سطح پر ہو یا اجتماعی سطح پر - عقیدہ توحید کی وجہ سے انسان میں احساس ذمہ داری پیدا ہوتی ہے۔ اس طرح ایک پر امن اور عظیم معاشرہ وجود میں آتا ہے۔ ہمیں بھی چاہیے کہ مسلمان ہونے کے ناطے اپنے عقیدوں کو درست کریں - تاکہ ہمارا ملک ہو یا ہمارا معاشرہ ہو وہ ایک عظیم اسلامی مملکت بن جائے -

بزبان اقبالؒ

شب گریزاں ہو گی آخر جلوۂ خورشید سے
یہ چمن معمور ہوگا نغمۂ توحید سے